تفسیر احمد

سُورَةُ القَدْرِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «القدر» کا تفسیر و ترجمه

تصنيف: امين الدين « سعيدي - سعيد افغانی»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة القدر

جزء (30)

سوره قدر مکہ میں نازل ہوئی اس کی "۵" آیتیں ہیں

وجه تسمیه :

اس سورت کا نام شب قدر کے نام پر رکھا گیا جس میں قرآن نازل هوا، "قدر" کا مطلب عزت اور عظمت ہے ، جیساکه الله تعالی اس سورت کے شروع میں فرماتے هیں : "اِنَّآ اَنزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ" ۔

اس سورت نے سوره عبس کے بعدشرف نزول پایا ، اس سورت کے مندرجه ذیل نام هیں:

1 - القدر ۔

2 - لیلة القدر ۔

3 - "اِنَّآ اَنزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ" ۔

اس سورت کے مکی یا مدنی هونے کے بارے میں علماء کا اختلاف هے، مفسر ابوحبان کا "البحرالمحیط" میں دعوی هے که اکثر علماء کے نزدیک یه سوره مدنی سورتوں میں سے هے،علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر میں لکھتے هیں که مدینه میں نازل هونے والی یه پهلی سورت هے، اس کے برعکس ما وردی فرماتے هیں که: یه سورت اکثر علماء کے نزدیک مکی هے، امام السیوطی نے"الاتقان" میں بھی یهی لکھاهے ، ابن مردویه نےابن عباس، ابن زبیر اور عائشه سے یهی قول نقل کیاهے که یه سوره مکه میں نازل هوئی هے ، سوره کے معنی اور مشتملات سے محسوس هوتاهے که یه سورت مکه میں نازل هوئی هوگی۔

سوره قدر کا موضوع

اس مبارک سوره میں قرآن مجید کے نزول کا آغاز اور دوسرے دنوں اور مہینوں پر شب قدر کی فضیلت اور برتری بیان کی گئی هے، شب قدر جس میں مقدس الهامات کی خوشبوئیں اور خدا کے جلال کی روشنیاں پھیلی هوتی هیں، اور الله تعالی ان کو نزول قرآن کی حرمت سے اهل ایمان کو عطا فرماتاهے، اور آسمان سے طلوع فجر تک پاک طبیعت فرشتوں کے نزول کا ذکر کرتاهے، پس کیاهی عظیم رات هے شب قدر، جو الله کے نزدیک هزارمهینوں سے بهتر هے ۔

اس سورت میں اصل بحث کا موضوع جیساکه هم نے اوپر ذکرکیاهے وه قرآن کریم کی عظمت هے، قرآن کریم کی شان وعظمت کا اندازه اس بات سے لگایا

(c) ketabton.com: The Digital Library

جاسکتاھے کہ اس کےنزول کی رات کو "شب قدر" کھاجاتاھے، قدر کی رات، اھمیت کی رات، ایک ایسی رات جو خود قابل قدر ھے، ھزار راتوں سے بھتر، ایک انسان کی زندگی سے بھتر، انسان کی قسمت نوکا تعین کرنی والی رات ، یہ رات قوموں کی تقدیر لکھنے والی رات۔

جس نے اس رات کی قدر کی اور اس رات میں شامل خدا کی اس عظیم نعمت کی وقعت رکھی، اس کی حفاظت کی اور اس کا شکر ادا کیا تو اس نے عزت وعظمت حاصل کی، اور جس نے بھی اس "شب قدر" کی عظمت پر توجہ نھیں دی ، اس نے اس نعمت کو نہ پھچانا کہ آج کی رات اس کی زندگی میں آئی ھے، مگر اس کو اھمیت نھیں دی، تو وہ شخص ذلیل اور عذاب الٰھی کا سامنا کرے گا۔

سورہ "القدر" کی آیات، الفاظ اورحروف کی تعداد

سورہ قدر کی آیات مختصر اور موزون ھیں، اس سورت کا ایک (1)رکوع ، پانچ (5) آیتیں، اکتیس (31) الفاظ ، ایک سو پندرہ (115) حروف اور اونچاس (49) نقطے ھیں۔

(یادر ہے کہ سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، اس کی تفصیل کے لیے سورہ "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں)

سورة القدر اور سورة العلق کے درمیان ربط و مناسبت

سورة العلق میں اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیه وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنے رب کے نام سے قرآن پڑھیں اورسیکھیں، اس سورت میں اللہ تعالی نے اس کے نزول کا آغاز بیان کیاھے، جو کہ شبِ قدر رمضان کی سب سے قیمتی اور باعزت رات ھے۔

سور قدر کی فضیلت

سورہ قدر کے مشتملات اور فضیلت جیساکہ اس سورت کے نام سے واضح ھے پھلے مرحلے میں شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول بیان کیاگیاھے ، اور پھر شب قدر کی اھمیت ، اس کی برکات اور اثرات بیان کی گئی ھیں، شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول، شب قدر وھی رات ھے جس میں انسانوں کی سال بھر کی تقدیر اور قسمت کا تعین ھوتاھے، یہ ایک اور دلیل ھے قرآن کے آسمانی کتاب ہونے پر۔

شب قدر کی فضیلت

"شب قدر" وہ رات ھے جس میں قرآن عظیم پیغمبر اسلام پر نازل ھوا اور اس رات میں عبادت کی فضیلت تمام راتوں سے زیادہ ھے، اس رات میں انسان کی ایک سال کی تقدیر کا تعین ھوتاھے ، ایسی رات میں سب سے زیادہ نیک اعمال میں سے ایک "احیاء" ھے، جس کا مطلب ھے صبح تک ایک رات جا گنا، لهذا انسان کے لیے مناسب ھے کہ ایسی رات میں اپنے بُرے اعمال کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

لیے استغفار کرے، کیونکه یه توبه کی رات هے، اور اس میں الله تعالی اپنے بندوں پر خصوصی کرم فرماتے ہیں، (لسان العرب) .

قرآن کے تدریجی نزول کی حکمت

الله تعالی نے امت محمدیه کو عزت اورعظمت سے نوازا ، اپنا آخری پیغام، بیش قیمت کتاب جو که ایک معجزه هے، اس امت پر نازل فرمائی تاکه وه ان کے لیے دستورحیات بنے ، ان کی مشکلات کا حل بنے، اس امت کی جسمانی اور روحانی امراض کا علاج اور شفا هو ، اس امت کے لیے عزت وعظمت اور کامیابی اور سربلندی کی علامت بنے، اس کا نزول ان کے لیے وجه صد افتخار هو (جتنی یه کتاب محترم اوربا عظمت هے) اسی طرح جس هستی پر اتاری گئی وه بهی زمین وآسمان میں سب سے برگزیده اور معزز ترین هستی هے ، یعنی جناب محمد بن عبدالله صلی الله علیه وسلم ، یه کتاب ان کی طرف منسوب کی گئی، اس قرآن کے نزول سے آسمانی رسالت کا سلسله تکمیل کو پهنچ گیا، اس کے نور کی کرنیں کائنات میں چار سو پهیل گئیں، پورا جهاں اس نور تاباں سے جگمگا اٹها، اس هدایت الٰهی نے انسانوں کو تهام لیا، ان کو سهارا دیا، اس قرآن کا نزول جس هستی کے توسط اور ذریعه سے هواهے، وه آسمانوں میں امین ، دیانتدار جانی جاتی هے ، یعنی جبریل علیه السلام ، انهوں نے یه قرآن آپؐ کے قلب اطهرپر بتدریج نازل کیا . (شعراء : 193 تا 195). (درآمدی برعلوم قرآن صفحه : 55 و تفسیر فرقان).

قرآن کے بتدریج نزول کا فلسفه

قرآن عظیم کے تدریجی نزول میں بڑی حکمت اور بهت سے راز هیں، جن سے اهل علم واقف هیں، ان میں سے چند راز اور حکمتیں یه هیں:

1 - مشرکین کے ظلم وستم کے مقابلے میں پیغمبرؐ کے دل کو مضبوط رکهنا.
2 - وحی کے دوران نبی صلی الله علیه وسلم کے ساته حسن سلوک .
3 - آسمانی احکام کی قانون سازی میں قدم بقدم آگے بڑهنا.
4 - مسلمانوں کےلیے قرآن کریم کے حفظ اور سمجهنے کا آسان هونا.
5 - واقعات اور حوادث کے ساته رهنا، اپنے وقت میں ان سے محتاط اور باخبررهنا، اور قرآن کے ذریعه رب کی بارگاه سے جڑے رهنا (جو ذات علیم اور حمید کی طرف سے نازل کیا گیاهے) ، (در آمدی برعلوم قرآن صفحه : 59 اور تفسیر فرقان).

سور ه قدر کا پیغام

1 - شب قدر انسان کے دماغ اور روح کی صحت اور خدا کی بارگاه میں سربلندی کی رات هے، "سَلٰمٌ۟○هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ".

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - شب قدر رحمت کی رات هے، اس میں انسان توبه کے ذریعے خدا کے فضل کو اپنی طرف متوجه کرسکتے هیں۔
3 - الله تعالی کی طرف سے معاملات کی تقدیر انسانوں کی خوشی اور بهلائی پر مبنی هے ، الا یه که انسان خود اس کے علاوه چاهیں " سَلٰمٌ۝هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ"۔

الفاظ اور اصطلاحات کی تشریح

"اَنْزَلْنَا" هم نے اتارا، "القدر" طاقت ، بڑائی، شرف، وقار، قدر، اندازه اور مقدار۔

"مَآ اَدْرٰىكَ " تم کیا جانتے هو ، کس چیز نے تجهے با خبرکیا، تجهے خبر نهیں هے (حاقه : 3، مرسلات: 14 ، انفطار : 16 اور 17)۔

"اَلْفِ شَهْرٍ" هزار مهینے "الروح" جبرئیل ، یا هرچیزکی روح، رحمت ، "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ" هر کام کے لیے ، "سَلٰمٌ " درود، تحفه، سلامتی ، امن وامان، "مطلع" صبح سویرے ، صبح کی سفیدی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورة القدر

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ
ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝٥

سورت کا ترجمه

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتاهوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاهے
إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١	بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا
وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝٢	اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟
لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣	قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے
تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےهیں
سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝٥	وه رات فجر طلوع هونے تک سلامتی هے

سوره قدر کی تفسیر

اس سورت کی مبارک آیات میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز اور شب قدر کی فضیلت کے بارے میں بحث کی گئی هے -

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١	بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا

هم نے قرآن کو قیمتی اور اهمیت والی رات "لیلة القدر" میں نازل کیا هے ، قرآن کریم کے نزول کی وجه سے یه رات عبادت ، شرافت، بڑائی اور مقام ومرتبه میں هزار مهینوں سے بهتر قرار پائی هے-

"أَنزَلْنَٰهُ" اکثر مفسرین کے فهم کے مطابق ضمیر "هٗ" انزلناه میں قرآن کی طرف لوٹتی هے، اور نزول قرآن کے آغاز کا اشاره هے، اسم ظاهر کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

بجائے ضمیر "ہ" کا ذکر اس کی غیر معمولی شہرت اورمثال کی وجہ سے ہے، اور اس کا مرجع سب کے ذهنوں میں هے ۔

خدا فرشتوں کے ذریعے اور ان کے وساطت سے دنیا کی معاملات کو انجام دیتاهے، اس لیے قرآن کریم کی اکثر آیات میں افعال اور ضمیر جو خدا سے متعلق هیں جمع کی صورت میں ذکر کیے گیے هیں، جیساکه سورت کے شروع میں هے که: "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ" هم نے قرآن کو نازل کیا، بهت سےمفسرین کی رائے کے مطابق قرآن پاک دومرتبه نازل هوا، ایک مرتبه شب قدر میں یکجاهوکر جس کی طرف یه سوره اشاره کرتی هے، اور پهر بتدریج نبی صلی الله علیه وسلم کی تئیس ساله رسالت کے دوران، اس آسمانی کتاب کے نزول کے بارے میں قرآن کی تفسیریں دوطرح کی هیں، ان میں سے کچھ لفظ "أنزلنا" کے ساتھ جوکه "انزال" کی اصل سے هے، جس کا معنی ایک هی بار نزول کے هیں ، اور کچھ لفظ "نزّلنا" کے ساتھ جوتنزیل کی اصل سے آیاهے، جس کا مطلب هے "بتدریج نزول" ، ابن عباس کهتے هیں که : الله تعالی نے مکمل قرآن "لوح محفوظ" سے لے کر "دارالعزة" تک دنیا کے آسمان پر نازل فرمایا، اس کے بعد وقت کے تقاضوں کے مطابق تئیس سال میں رسول الله صلی الله علیه وسلم پر بتدریج نازل هوتارہا، (مختصر: 659/3 ، اور قرطبی : 130/19) ۔

تفسیر" جلوه های از اسرار قرآن " کے مصنف لکهتے هیں: قرآن کا نزول اور اتارنے کا مطلب الله کے پیغام کو اوپر سے نیچے بهیجنا بهی ہے، اور کلام الهی کے اعلی درجے کو انسانی فهم و ادراک کے درجے تک نیچے پهنچادینا بهی ہے، یعنی همارے عظیم رب اپنے اعلی کلام کی سطح اور درجے کو اس حدتک نیچے لایاکه زمین میں بسنے والے انسانوں کے لیے قابل فهم هوا۔

"لیلة القدر" عظیم اورقیمتی رات، یه اپنی اهمیت بڑهانے اور قسمت متعین کرنے کی رات هے، کیونکه قرآن کریم اسی میں نازل هوا، جوکه هرلحاظ سے نور، رحمت، خیر، برکت، سلامتی اور سعادت هے۔

قدر:

1 - اس رات میں تقدیر یں فرشتوں کے سامنے واضح اور معین هوجاتی هیں۔

2 - اس رات کی قدر ومنزلت بهت زیاده هے، اوریه 83 سال کی عبادت کے برابر هے؛ لهذا شب قدر الله تعالی کے شکر بجالانے اور شکر گزاری کی رات هے ، کیونکه بشر کے لیے الله تعالی کی سب سے اهم نعمت قرآن کریم کا نزول هے، جو کہ اس رات میں هو ایاد رکهنا چاهے که : ظرف اور مظروف کا مناسب هونا ضروری هے، بهترین کتاب بهترین رات میں بهترین انسان پر نازل هوئی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِؕ۝۲	اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟

اور آپ کو کیا معلوم هوا که قدر کی رات کیا هے؟ یعنی: تجهے کیسے پته چلے
گا که کونسی رات شب قدر هے، (اورکتنی عظیم هے) یعنی کس چیزنے تمهیں اس کی قدر وعظمت سے آگاه کیا: (خازن : 4/ 275) .

سوال شب قدر کی عظمت اور اهمیت کا هے، یعنی: آپ نے شب قدر کی فضیلت اورشرف کے حتمی اور آخری درجے کو نهیں سمجها هے .

"مَآ اَدۡرٰىكَ" تم کیا سمجهتے هو؟ "مَآ اَدۡرٰىكَ" کی تعبیر اور اس موضوع کا مفهوم

یه بات هم پر واضح کردیتی هے که اس رات کا صحیح وقت اور عظمت رسول الله صلی الله علیه وسلم کو بهی معلوم نهیں تها، دوسروں کو کیا معلوم ! یه آیت مبارکه اس بابرکت رات کی اهمیت ، قدر اور فضیلت کی وجه بیان کرتی هے که : جو رمضان کے مهینے کے آخری عشره میں چهپی هوئی هے، اسے یقین قطعی سے کوئی نهیں جانتا، اهل علم کے نزدیک شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشره کی طاق راتوں میں چهپانے کی وجه یه هے که: الله تعالی نے اس کو پوشیده رکهاهے، تاکه بندوں کو زیاده عبادت کی ترغیب دی جائے اور وه اپنی عبادات کو ایک رات کےلیے مخصوص نه کریں، اور هرایک کےلیے ایمان کو مضبوط کرنے کا تربیتی نصاب بنے .

ملاحظه:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتیں (21 ، 23، 25، 29،27) وه بهترین تحفے هیں جو الله تعالی نے اپنے بندوں کو عطا کیےهیں .

"لیلة القدر": قدرکی رات ، لفظ "قدر" قرآن عظیم میں کئ معنی میں استعمال هواهے:

الف: مقام اور مرتبه ، جیساکه فرماتاهے: وما قدروا الله حق قدره (انعام : 91)

(جیسا چاهیے تها، انهوں نے خدا کے مقام اور عظمت کوایسا نهیں پهچانا).

ب: تقدیر اور قسمت : جیساکه وه فرماتاهے: "جئت علی قدر یا موسی" (طه: 40)

(اے موسی! تم (خدا کی) تقدیر کے مطابق (اس مقدس مقام پر)آئے هو).

ج: تنگی اور مشکلات : جیساکه فرماتاهے "وَمَن قدر علیه رزقه" (طلاق: 7) (جس پر رزق روزی تنگ کردے).

ابتدائی دو معنی: لیلة القدر" کے لیے مناسب هیں، کیونکه شب قدر اهمیت والی رات هے ، تقدیر اور قسمت معین کرنے والی رات بهی هے.

(c) ketabton.com: The Digital Library

لَيْلَةُ الْقَدْرِ۝خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۝۳	قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے

"لیلة القدر" کی رات ان راتوں میں سے هے جو هزار مهینوں سے بهتر هے، "الف شهر" هزار مهینے ، یه بات قابل ذکرهے که "الف شهر" سے مراد تکثیر هے نه که تعین اور محدودیت ، اور یه که لیلة القدر کو هزار مهینوں سے بهتر قرار دیاگیاهے، ظاهرهے که ان هراز مهینوں میں هرسال لیلة القدر کی ایک رات هوتی هے، تو پهر یه کیسا حساب هے؟.

مفسرین فرماتے هیں که هزار مهینے سے مراد وه مهینے هیں جن میں یه رات نه هو، اس لیے اس میں کوئی اشکال نهیں هے (کذا ذکره ابن کثیر عن مجاهد). مختلف ممالک اور شهروں میں مطالع کے فرق کے مطابق شب قدر بهی مختلف هیں، البته اس میں کوئی حرج نهیں ، کیونکه جهاں بهی شب قدر آتی هے، وهاں لیلة القدر کی برکتیں حاصل هوتی هیں، والله سبحانه وتعالی اعلم .

مفسرین نے کهاہے کہ: اس کا مطلب یه هے که شب قدر میں ایک نیکی ان هزار مهینوں کے عمل سے بهترهے ، جن مهینوں میں قدر کی رات نهیں ، تاریخی روایات میں آتا هے که:(پہلی امتوں میں سے ایک امت میں) ایک شخص نے هزار مهینه اسلحه اٹهائے الله تعالی کی راه میں جهاد کیا، آپ صلی الله علیه وسلم اور مسلمان متعجب هوئے اور حیرت میں پڑگئے، اور آپ صلی الله علیه وسلم نے اپنی امت کے لیے ایک تمناکی اور فرمایا: اے الله !میری امت کو مختصر ترین عمر اور بهت کم اعمال عطا کیے گئے ہیں تو پهر الله تعالی نے قدر کی رات عطاکی اور فرمایا: شب قدر آپؐ اور آپؐ کی امت کے لیے ان هزارمهینوں سے بهترهے جس میں اس شخص نے جهاد کیا، (اس قول کو ابن عباس اور مجاهدنےنقل کیاهے).

مجاهد نے کها: اس سے مراد نیک اعمال هیں، روزه رکهنا اور رات کی نماز هزار مهینوں سے افضل هیں (مختصر: 659/3).

"اَلْفِ شَهْرٍ" کے بارے میں ایک یاد دهانی : 83 سال اور 4 ماه

انسان کی مختصر زندگی کی وجه سے الله رب العزت نے اس امت پر یہ احسان کیاہے که اس رات میں عبادت کرنے سے همیں ایک لمبی عمر کی عبادت کرنے کا اجروثواب ملے گا، اس لیے کہ اتنی سی کم زندگی میں (۶۰- ۷۰- ۸۰) کی ہوتی ہے ، اس میں ۸۳ سال تک عبادت ممکن نہیں ہے، اس لیے الله نے ایک رات کی عبادت ۸۳ سال کے برابر قرار دیدی، اس کے علاوه لفظ "ألف" کو محدود کرنا بهی ضروری نهیں هے که اس کے معنی هزار هیں، بعض علماء اور محدثین نے اس کی مقدار هزارمهینے مقرر کی هے که ۸۰ سال سے چند سال اوپر هیں ، اور انهوں نے یه نتیجه اخذ کیا هے که یه نتائج زیاده مناسب نهیں هیں، اور آیات کے سیاق وسباق سے میل نهیں کهاتے، الله

(c) ketabton.com: The Digital Library

تعالی لیلة القدر کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ھیں :"لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ" قدر کی رات ہزارمهینوں سے بهتر هے، لیکن حقیقت یه هے که انهوں نے کها که شب قدر هزار مهینوں سے بهتر هے، اس پر بحث هے، کیونکه الله تعالی نے نهیں فرمایا: "العبادة فی لیلة القدر خیر من الف شهر" بلکه فرمایا:

"لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ" قدر کی رات خود هی هزارمهینوں سے بهتر هے، اور یه هزار تکثیر کے لیے هے، یه ضروری نهیں هے که ایک هزار کا مطلب بالکل ایک هزار هو، اس طرح کی تشریحات اور تعبیرات قرآن کریم اورعربی زبان میں بهت زیاده استعمال هوئی هیں (کہ خاص عدد ذکر کرکے کثرت مراد ہوتی ہے) ۔

مختصر انسانی زندگی کا مفهوم

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا:" أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ" (ترمذی: 355) اور (ابن ماجه: 4236)۔

"میری امت کی عمریں ۶۰ سے ۷۰ سال کی درمیان هوں گی، اور ان میں سے کچھ اس سے زیاده عمر پاتے هیں" چنانچه خدا تعالی نے همیں لیلۃ القدر جیسے یه تحفے هماری مختصر زندگی کے وجه سے عطا کیے هیں ۔

ملاحظه:

جس نے شب قدر میں عشاء اور فجر کی نمازیں با جماعت ادا کیں، اس کو بهی اس رات کا ثواب ملے گا، اور جس نے جتنی زیاده عبادت کی اس کو اتناهی ثواب ملے گا، صحیح مسلم میں حضرت عثمانؓ کی روایت هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس نے آدهی رات کے قیام کرنے کا ثواب پایا، اور اگر فجر کی نماز جماعت سے پڑھی تو رات بهر کی شب بیداری کا ثواب پایا۔

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ‌ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛۙ	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےهیں

اس رات اپنے رب کے حکم سےفرشتے اور جبرئیل ، عبادت گزاروں اور شب بیداری میں عبادت کرنے والوں کے پاس آتے ہیں، هر اس کام کی انجام دهی کے لیے جس کا حکم الله نے دیا هے۔

"تَنَزَّلُ " یکے بعد دیگرے اترے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

یه فعل به معنی ماضی بهی هوسکتاهے، شیخ محمّد عبده عمَّ پاره کی تفسیر میں فرماتے هیں: الرُّوح : جبرئیل، فرشتوں اور ان کے سردار جبریل کا نزول زمین کی طرف خیر کی دعااور استغفار طلب کرنے کے لیے ہوتاہے اور یہ عبادت کرنے والوں کے واسطے رات کو جاگتے هیں، اور خود بهی عبادت کرتے هیں، اور عظیم رب سے رحم اور بخشش مانگتے هیں۔

"تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ" روح سے مراد، جبرئیل علیه السلام هے، حضرت انس روایت کرتے هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جب بهی شب قدر آتی ہے تو جبرئیل فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے هیں، الله تعالی کے تمام بندوں کے لیے چاهے مرد هو یاعورت جو الله کے ذکریا نماز میں مشغول رهتے ا ن کے لیے وه رحمت کی دعا کرتے هیں۔

"بِإِذْنِ رَبِّهِم" الله تعالی کے حکم سے اس رات کو اترتے هیں ، یعنی وه اپنی مرضی سے نهیں اتر تے، بلکه عظمت والے رب کے حکم سے آتے هیں۔

"مِنْ كُلِّ أَمْرٍ" هر اس چیز کے بارے میں جو اس سال تقدیر میں لکهی جائے گی ، اور هر حکم کا مفهوم وهی چیز هے جسے سوره دخان آیت "5" میں (کام اور حکیمانه امر) کها گیاهے، اس رات فرشتے انسانوں کی تقدیر اور قسمت میں الله تعالی جو کچھ فرماتا اور حکم دیتاهے وه لکهتے هیں ، انسان اس رات میں سچی عبادت اور دعا کرکے اپنی تقدیر بدل سکتے هیں، ابن کثیر اپنی تفسیر میں آیت مبارکه کے جمله: "مِنْ كُلِّ أَمْرٍ" کے بارے میں لکهتے هیں حرفِ "من" یهاں به معنی "با" کے استعمال هواهے، اسی طرح نحوی قواعد کے اعتبار سے حروف جاره ایک دوسرے کی جگه استعمال هوتے هیں ، اور "من" اور "با" دونوں حروف جاره هیں، یعنی فرشتے سال میں رونُماهونے والے تمام تقدیر کو اپنے ساتھ لے کر زمین پر اترتے هیں۔

بعض مفسرین جیسے مجاهد وغیره نے "مِنْ كُلِّ أَمْرٍ" کو "سلام" سے متعلق جاناهے اور اس کا معنی یوں کیاہے که یه رات هرقسم کی برائی ، آفت اور بدی سے محفوظ هے (تفسیر ابن کثیر)

سَلٰمٌ۟ ۝ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۝	وه رات فجر طلوع هونے تک سلامتی هے

وه رات صحت وسلامتی ، رحمت اور رات کو جاگ کر گذارنے والے مؤمنوں پر فرشتوں کی طرف سے درود اور سلام کی رات هے طلوع فجر تک، یه رات مکمل امن اور سکون کی هے، شروع سے آخر تک برکت هے، کوئی

(c) ketabton.com: The Digital Library

بُرائی، فتنه، ناخوشی اس کے پھلے لمحے سے طلوع صبح تک موجود نهیں هے -
"سلامٌ" درود وسلام ، یھاں فرشتوں کی دعا مراد هے جو وہ مؤمنون کےلیےمغفرت اور رحمت کی دعا مانگتے هیں۔
سلامت : یعنی اس میں عبادت اور اطاعت ، هرچیزسے مؤمنوں کے لیے سلامتی اور امن وامان میں رهنے کا سبب هے، یا یه سالم کے معنی میں هے، یعنی ایسی رات هے جو سالم اور سلامتی سے وابسته هے -
شیخ قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے هیں: "سلام" اصل عبارت "هیَسلامٌ" هے ، لفظ "هی" حذف هواهے، یعنی یه رات سلام اور سلامتی هی هے، سراسر خیر هے ، شرنام کی کوئی چیزاس سے نهیں هے (قرطبی)۔
بعض دوسرے مفسرین کھتے هیں: "تقدیری عبارت "سلامٌ هو" هے، اور اسے "مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" کی صفت بتاتے هیں، اس کا معنی یه هے که یه فرشتے هر اس امر کو لائیں گے جو خیر اور سلامتی والا هو، (مظهری)۔
مجاهد آیت کریمه کی تفسیر میں فرماتے هیں:" وہ سلامتی والی رات هے که شیطان اس میں کوئی نقصان یا اذیت نهیں پهنچا سکتا"،شعبی کھتے هیں که:" سَلٰمٌ" سے مراد، فرشتوں کا شب قدر میں اهل مساجد پر سلام کرناہے، سورج کے غروب سے لے کر صبح طلوع هونے تک "، "هِیَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ" یعنی: لیلة القدر کی برکتیں رات کے کسی حصے کے ساتھ مخصوص نهیں هیں، بلکه رات کے شروع سے طلوع فجر تک جاری رهتی ہیں -
"مطلع" طلوع، ظاهر هونا، طلوع کا وقت، جب ظاهرهو، یه مصدر میمی یا اسم زمان هے۔

یاد دهانی

شب قدر مختلف مناطق میں ایک هی هے، کیونکه رات وهی نصف کرہ زمین کا سایه هے، جو که دوسرے نصف کرہ پر پڑا هے ، اور یه سایه زمین کی گردش کے ساتھ حرکت کرتاهے، اس کی مکمل گردش ایک بار چوبیس گھنٹوں میں پوری هوتی ہے، یه دورانیه دهیرے دهیرے کرۂ ارض کے تمام حصوں پر چهاجاتاهے ، یه کرۂ ارض کی مکمل رات هے، اور قدر کی رات وہ هے که جو چند گھنٹے پهلے اوربعد کے فرق سے تمام اهل زمین کی مهمان بنتی هے۔

اس مهینے میں شیطان کے قید هونے کے بارے میں علماء کی آراء

عام طور پر اس سلسلے میں علماء کے نظریات کا خلاصه درج ذیل تین آراء

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں نہیں کیاجاسکتاھے:
1 - رمضان سے پهلے شیطان انسان کو گناھوں میں اس حد تک مبتلا کردیتاھے که اس کا اثر اس شخص پر رمضان کے آخر تک رھتاھے، رمضان سے پهلے والے گناھوں کی وجه سے وہ رمضان میں اطاعت اور عبادت نهیں کرسکتا، اس بنیاد پر شیاطین رمضان میں قید هوتے هیں، لیکن انسان رمضان سے پهلے والے گناهوں کے اثرات کی وجه سے اچھے انداز سے الله کی عبادت کرنے سے محروم جاتاھے۔
2 - شیاطین کا سربراہ جیل میں ہوتاھے، جبکہ اس کے چیلے آزاد اور متحرک ہوتے ھیں ۔
3 - لیلة القدر میں کوئی بھی شیطان آزاد نهیں هوتا، هرایک قید او رزنجیر میں بندہوتا ھے، اس رات میں انسان هر برائی سے محفوظ رهتاھے، کیونکه وہ تمام رات سلامتی ھے، غروب آفتاب سے طلوع فجر تک، وہ رات فرشتوں کے نزول کی رات ھے، پس تمام رات محفوظ اور سلامتی ھے هربری چیز سے۔

شأن نزول

ابن ابی حاتم نے مجاهد کی سند سے (مرسل) روایت کیاہے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بنی اسرائیل کے جهاد کی حالت کا ذکر فرمایاکه وہ مسلسل ایک هزار مهینے تک جهاد میں مشغول رهتے، که کبھی اپنی تلوارین زمین پر نهیں رکھتے تھے، مسلما یه سُن کر حیران رہ گئے، اس وقت یه سورہ " القدر" نازل هوئی، اس ایک رات کی عبادت نے اس امت کو بنی اسرائیل کے مجاهدین کی ساری زندگیوں سے اونچا کردیا، یعنی ایک هزار مهینے کے برابر۔

مجاهد کی روایت کے مطابق ابن جریرنے ایک اور واقعه کا ذکر کیاھے که بنی اسرائیل میں ایک عبادت گذار هوا کرتاتھا که رات بھر عبادت میں مشغول رهتا اورصبح کو جهاد کے لیے نکلتا ، دن بھر وہ جهاد میں مصروف هوتا، اور اس طرح اس نے ایک هزار مهینے الله کی عبادت میں گزاری، تو رب تعالی نے سورہ قدر نازل فرمائی، اس سے معلوم هوتاھے که شب قدر امت محمدی کے خصوصیات میں سے ھے (مظهری)۔

ابن کثیر اس قول کوامام مالک کا قول سمجھتے هیں، بعض شوافع نے اسے جمهور کا قول قرار دیاھے، خطابی اس پر اجماع کا دعوی رکھتے هیں، لیکن بعض محدثین کا اس میں اختلاف نظر ھے (تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ملاحظه کریں)۔

شب قدر اور قرآن کریم کا سبب نزول

الف: قرآن کریم کا نزول: شب قدر کی ایک خصوصیت اور فضیلت یه ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

که قرآن عظیم ، انسانی رهنمائی کی کتاب اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کا ابدی معجزه اسی رات میں نازل هوا هے، قرآن مجید کی آیتیں ان کا مطلب اورموضوع کی تائید کرتی هیں: اول:سوره "قدر" فرماتاهے:" اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِيۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝١"، دوم: سوره بقره: 185 ، " شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ"، سوم: آیات 3 اور 4 سوره دخان)" اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ۝٣ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍۙ ۝٤" که هم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا، بیشک هم ڈرانے والے هیں، اس رات کو هرکام کا فیصله خدا کی حکمت کے مطابق کیا جاتاهے۔

مبارک کا کیا مطلب هے؟

لفظ مبارک جوآیت مذکوره میں آیاهے، برکت کے ماده سے لیا گیاهے، یعنی یه رات رحمتوں سے بهری هوئی رات هے، یه نهایت مفید اور نفع بخش رات هے، جس میں نعمتوں اور رزق کی فراوانی هے، اسی طرح همارا عظیم رب فرماتا هے: "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِيۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝١ وَمَآ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝٢ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝٣" ترجمه: بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟ قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے"۔

رب تعالی فرماتے هیں: "شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ " (سوره بقره: 185) رمضان کا مهینه وه مهینه هے جس میں قرآن نازل کیاگیاهے ."اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِيۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝١ " هم نے اسے شب قدر میں اتارا" اس لیے مطلق حکم یهی هے که شب قدر رمضان کے مهینه میں هے، جمهور مفسرین کے قطعی حکم کے مطابق شب قدر رمضان کے مقدس مهینے میں هے، یه وه رات هے جس میں قرآن عظیم نازل هوا جو تمام نیکیوں اور برکتوں کا سرچشمه هے ۔

شب قدر ، وه رات هے جس میں قرآن کے نزول سے عالم انسانیت کی تقدیر کی تصدیق اور تعین هوتاهے ، مسلم مفسرین قرآن کے نزول کو دوقسمونمیں تقسیم کرتے هیں :

1 - مجموعی طور پر ایک هی بار میں نزول

2 - تدریجی نزول

نزول دفعی، یعنی قرآن عظیم شب قدر کو پوری طرح حضور صلی الله علیه وسلم کے قلب مبارک پر نازل هوا، اور نزول تدریجی وه نزول هے جو که :

(c) ketabton.com: The Digital Library

23 سال کے عرصے میں قرآن مجید بتدریج حالات اور واقعات کے مطابق پیغمبر اسلام پر نازل ہوا۔
متعدد مفسرین آیت : "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ‌ۚ‏ ۝۱" کی تفسیر میں لکھتے ھیں "اَنۡزَلۡنٰهُ " سے مراد "ھم نے قرآن نازل کیا" نھیں ایسا نھیں کہ شب قدر میں پوری طرح سب کو عرش سے آسمان دنیا پر اتاراگیا، اور یہ بھی نھیں کی قرآن پہلی وحی کی رات مکمل نبی کے دل پر نازل ھوا تھا، یہ دو بے بنیاد دلیلیں اور قرآن کی ان صریح آیات کے مخالف ھیں، جو نبی صلی الله علیه وسلم پر قرآن کے بتدریج نازل ھونے پر دلالت کرتی ہیں ۔
اس آیت کی تفسیر قرآن میں ھی تلاش کی جانی چاھیے، کوئی بھی رائے قرآن کی تفسیرسے متصادم ھو اسے ایک طرف رکھ دیاجائے اور اس سے تعلق نه رکھاجائے۔
چناچہ قرآن کریم اس بارے میں واضح طورپرکھتاھے: " وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا‏ ۝۱۰۶" (سورة الاسراء: 16) ترجمه: " اور قرآن عظیم، ھم نے اس کو جدا جدا کر کے (نازل) کیا، تاکه تو اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور ھم نے اسے، (تھوڑا تھوڑا) نازل کیا"، اسی طرح فرماتاھے: "وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ جُمۡلَةً وَّاحِدَةً‌ ۛۚ ۝ كَذٰلِكَ‌ ۛۚ ۝ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ‌ وَرَتَّلۡنٰهُ تَرۡتِيۡلًا‏ ۝۳۲ " (سوره فرقان : 32) " اور کافرکھتے ھیں: که اس پر قرآن ایک ھی دفعه کیوں نھیں اتارگیا؟ اس طرح آھسته آھسته اس لیے اتارا گیا که اس سے تمھارے دل کو مضبوط کریں، اور اسی واسطے ھم اس کو ٹھھر ٹھھر کر پڑھتے ھے". یہ آیات صاف ظاھرکرتی ھیں که قرآن کا نزول جدا جدا اور وقفے وقفے سے تھا، یہ آیات ان لوگوں کی رائے کو باطل کرتی ھیں جو کہتے ھیں که قرآن ایک ھی دفعه میں نازل ھوا ھے ۔
لفظ "أنزلنا" قرآن کریم میں بارش کے لیے بھی استعمال ھواھے، جس کا مطلب ھے بتدریج اور وقفے وقفے سے بارش ، نه که آسمان سے تمام پانیوں کا ایک ھی وقت میں، ایک جگه اور ایک وقت میں گرنا۔

قدر کے معنی

قرآن کی تصریحات سے یه معامله اتنایقینی ھے که شب قدر رمضان کے مقدس مھینے میں ھے، لیکن اس کی تاریخ کے تعین میں اختلاف ھے، اس بارے میں چالیس اقوال مذکور ھیں، لیکن تفسیر "مظھری" میں آیا ھے که ان تمام اقوال میں صحیح ترین قول یہ ھے که لیلة القدر رمضان کے آخری عشرے میں ھے، لیکن اس آخری عشرے میں کوئی خاص تاریخ متعین نھیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

هے، البتہ ممکن هے که یه ان راتوں میں سے کسی ایک رات میں هو، یه رات رمضان کے هرمهینے میں بدلتی رهتی هے، صحیح احادیث کے مطابق زیاده امکان هے که طاق راتوں میں هو (21 ، 23 ، 25 ، 27، 29) اور شب قدر سے متعلق تمام احادیث میں ، جن میں طاق راتوں کا ذکر هے تطبیق دی گئی، اگر شب قدر اس میں هو، اور هر رمضان میں بدلتی رہتی ہو تو تمام احادیث اپنی جگه صحیح اور مستحکم هیں، ان میں سے کسی میں تاویل کی ضرورت نهیں هے اس لیے اکثر فقهاء أئمه نے کهاهے که شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں بدل جاتی هے۔

ابو قلابہ، امام مالک ، احمد بن حنبل ، سفیان ثوری، اسحاق ابن راهویه، ابو ثور، مزنی، ابن خزیمه وغیره سب نے یهی کهاهے، امام شافعی کی ایک روایت بهی اس قول سے متفق هے، امام شافعی کی ایک اور روایت میں هے که اس رات کو تبدیل نهیں کیا جاسکتا، بلکه طے شده هے (تفسر ابن کثیر) ۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشهؓ سے مروی هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "تحروا ليلة القدر فى العشر الاواخر من رمضان" (شب قدر کو رمضان کے آخری دس راتوں میں تلاش کرو) صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " فاطلبوها فى الوتر منها " قدر کی رات کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (تفسیر مظهری)۔

اس بارے میں که رمضان کی راتوں میں سے کون سی رات شب قدر هے، کیا یه رات واقعی رمضان المبارک کے آخری عشره میں هے، اور وه بهی طاق راتوں میں، یا جفت راتوں میں هے، اس بحث کے لیے احادیث نبوی کی طرف رجوع کرنا چاهیے ۔

علماء متاخرین میں سے بعض نے ذکر کیا هے که لیلة القدر رمضان کی "27" وین رات هے، اس کی وجه یه هے که لیلة القدر کے الفاظ سورة القدر میں هین، اور لیلة القدر کا لفظ عمومی طورپر "9" حروف پر مشتمل هے، اس حساب سے "9 * 3 = 27 هوجاتاهے ، لیکن سب سے پهلے تو یه کهنا چاهے که لیلة القدر فضیلت والی رات میں سے هے، جوسال بهر کی تمام راتوں پرفضیلت رکهتی هے، اور اسے خاص برتری حاصل هے، کیونکه یه رات قرآن اور اس کے نزول کی رات هے، نبی کریم صلی الله علیه وسلم اس رات کی فضیلت کے بارے میں فرماتے هیں : " مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ " (بخاری: 35) ترجمه: "جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ

(c) ketabton.com: The Digital Library

محض ثواب آخرت کے لیے ذکر وعبادت میں گزارے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے".
احادیث مختلف ہونے کی وجہ سے شب قدر کے تعین کےبارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رات رمضان المبارک کے آخرے عشرہ اور طاق راتوں میں ہے۔
عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاحَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: "إِنِّي خَرَجْتُ لأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلاحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ" (بخاري:49)
ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حجرے سے نکلے، لوگوں کو شب قدر بتانا چاھتے تھے (کہ وہ کونسی رات ھے) اتنے میں دومسلمان آپس میں لڑپڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس لیے باھرنکلا تھا کہ تم کو شب قدر بتلاؤں اور فلاں فلاں آدمی لڑپڑے تو وہ میرے دل سے اٹھالی گئی اور شاید اسی میں کچھ تمھاری بھتری ھو (تو اب ایساکروکہ(شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں وپچیسویں رات میں ڈھونڈا کرو"،(البتہ یھاں مراد رمضان کا آخری عشرہ ھے) ۔
عبد اللہ بن عمرروایت کرتے ہیں کہ :" أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ". (بخاري: 2015) ترجمہ: میں دیکھ رھاھوں کہ تمھارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ھوگئے ہیں، اس لیے جو اس کو تلاش کرناچاھے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے"
ابوسعیدخدریؓ فرماتے ہیں: " اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: "إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ..." (بخاري: 2016) " ھم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، پھر بیس تاریخ کی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے نکلے اور ھمیں خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی، لیکن پھر بھلادی گئی ، اس لیے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو..."

(c) ketabton.com: The Digital Library

عبد الله بن عباس ؓ روایت کر تے ھیں کہ : "أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى". (بخاري 2021) " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، جب نو راتیں باقی رہ جائیں، یا سات راتیں باقی رہ جائیں، یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں"۔

عبد الله بن عباسؓ دوسری روایت میں بیان کرتے ھیں : " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «هِيَ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ". (بخاري: 2022) " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر رمضان کے (آخری)عشرہ میں پڑتی ھے، جب نو راتیں گزرجائیں یاسات باقی رہ جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد شب قدر سے تھی"۔

شب قدر کے تعیین میں مروی احادیث کے مطابق یہ مختلف ھیں، اور شاید اس رات کو نہ جاننے کی حکمت یہ ھے کہ مؤمنین اس رات میں عبادت کا اجر وثواب حاصل کرنے کی حرص کریں اور اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے آخری عشرہ میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں ، لیکن اکثرعلماء کا عقیدہ یہ ھے کہ شب قدر ھرسال رمضان المبارک کی ستائیسویں میں ھے – واللہ اعلم۔

شب قدر کو پانے کی کوشش اور جستجو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ھے :"من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه " (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ھو اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے)۔

اھل سیر لکھتے ھیں کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شب قدر کو تلاش کرنے کی کوششیں کرتے تھے ، اور صحابہ کرام کو بھی تلاش کرنے کی تشویق اور ترغیب دیتے تھے، منقول احادیث سے معلوم ھوتاھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں شب قدر تک پھنچنے کے لیے اس قدر نماز پڑھتے، دعا اور تلاوت کرتے کہ سال کے دوسرے دنوں میں ایسی کوشش نھیں کرتے تھے، بلکہ اپنے گھروالوں کو بیدار کرتے کہ وہ بھی شب قدر پالیں۔

عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024).

رمضان کے آخرمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کو مضبوطی

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے باندھ لیتے، (اپنی ازواج سے دور رھتے) اور اپنی راتوں کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھتے اور اپنے اھل وعیال کو بھی جگاتے تھے۔
مسند میں عبادہ بن صامت سے مرفوع روایت ھے کہ: جس نے شب قدر کو حاصل کرنے کے لیے شب بیداری کی، اور اسے پانے میں کامیاب ھوگیا تو اس کے پچھلے اور آئندہ گناہ معاف کردیے جائیں گے .
بعض صحابہ وتابعین کے بارے میں بھی آیاھے، کہ آخری عشرے میں شب قدر تک پھنچنے کی امید میں غسل کرتے اور خوشبولگاکر بھترین حالت میں شب قدر کو پالیں، اس لیے مسلمان روزہ داروں کے لیے لازم ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت پر عمل پیرا ھوتے ھوئے اس مقدس رات کو حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں صرف کردیں، بالخصوص رمضان کے آخری عشرے میں، یقیناً یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرے میں وہ بھی طاق راتوں میں ھے، اکثر وبیشتر امید یھی ھے کہ یہ ستائیسویں کی رات ھوگی۔
اس کی دلیل مسلم کی حدیث ھے جو أبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ھے: " میں خدا کی قسم کھاتاھوں، میں جانتاھوں کہ وہ کونسی رات ھے، اور یہ وہ رات ھے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھمیں اس رات کو شب بیداری کرنے کا حکم فرمایا، وہ رات ستائیسویں کی ھے"، اور ابی اس کی قسم کھاتے تھے اور کھتے تھے ان نشانیوں کے ساتھ جو ھمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ھمیں بتائے ھیں کہ اس دن صبح سورج طلوع ھوگا، جس میں شعاعیں نھیں ھوگی۔
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ھیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے خدا کے رسول! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کیا کھوں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھو : " اللهم إنك عفو كريم تحب العفو فاعف عني" (رواه احمد وترمذی وصححه الألبانی) ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنے والاہے ، معافی کو پسند کرتاہے مجھے معاف کردے .

ای خواجه چه جوی از شب قدر نشانی
هرشب، شب قدر است اگر قدرش بدانی (سعدی شیرازی)

شب قدر کیوں متعین نھیں ھوئی ؟

علماء اور مفسرین لکھتے ھیں کہ ھرقیمتی چیزتک رسائی کی جدوجھد، کوشش اور ایک طرح کی محنت کی ضرورت پڑتی ھے، یہ معروف ھے ، ھروہ چیز جس کی اھمیت زیادہ ہوگی تو اس کی قیمت بھی زیادہ ھوگی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

شب قدر کی عبادت کی قدر هزار مهینوں سے زیاده بهترهے، واضح رهے که اس رات کو دیکهنا اور حاصل کرنا کوئی آسان کام نهیں هے اور نه هی اتنے آسان طریقے سے پاناممکن هے، اگر کسی شخص کے لیے اس آسانی کے ساتھ اس رات تک رسائی ممکن هو تو یه تمام انسانوں کو میسرهوگی، اسے حاصل کرنے کے لیے بهت جدوجهد، عبادت اورمحنت درکارهے ، مفسرین لکهتے هیں که اس رات کا رمضان المبارک کی طاق راتوں میں پوشیده هونے اور شب قدر کی وضاحت نه هونے کی وجه بندوں کی عبادت میں وسعت اور اضافه اور ان کا پروردگارسے زیاده قربت هے، رب عظیم سے دعاگوهیں که همیں یه رات عطا فرمائے۔

هرسال شب قدر کا اعاده

سب سے پهلے تو یه کهناچاهیے که شب قدربنیادی طور پر نزول قرآن کے پهلے سال میں تهی، لیکن اس آیت مبارکه کا مفهوم :"تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ "جوکه فعل مضارع هے ، اس میں اس مقدس رات کی تکرار اور تسلسل کو ظاهر هوتا هے، اس کا مطلب یه هے که شب قدر صرف اس سال کی پهلی رات پر منحصر نهیں تهی جس میں قرآن نازل هواتها، بلکه یه مقدس رات هرسال ماه رمضان المبارک میں دهرائی جاتی هے اور (فرشتے، روح) اس میں نازل هوتے هیں؛ لهذا هرقمری سال اور رمضان المبارک کے مهینے میں یه رات هوتی هے، اس فرق کی ساتھ که اب قرآن نازل نهیں هوتاهے، بلکه صرف فرشتے اور روح نازل هوتی هے، اور بنی نوع انسان پر رحمت الٰهی نازل ہوتی هے، لیکن کیسے ؟ یه واضح طور پر معلوم نهیں هے ۔

شب قدر کی عبادت هزار مهینه سے بهتر هے

سال کے بعض ایام ایسے بهی هیں جن کے الله کی هاں قدر وقیمت اور خاص مقام هے، ان میں سب سے زیاده اهم قدر کی رات هے، ایسی رات جس کی تعریف میں قرآن کریم فرماتاهے: "لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ‏ ﴿۳﴾ " (قدر کی رات هزار مهینوں سے بهترهے) ، قرآن مجید سوره قدر میں کهتاهے: "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۖ ۚ‏ ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ‏ ﴿۲﴾ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ‏ ﴿۳﴾ "

ترجمه: بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟ قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے"۔

رب تعالی فرماتے هیں : "شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ " (سوره بقره: 185) (رمضان کا مهینه وه مهینه هے جس میں قرآن نازل کیاگیاهے) اور پهر هم سوره قدر میں پڑهتے هیں: "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۖ ۚ‏ ﴿۱﴾ " که هم نے اسے شب قدر

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں اتارا" قرآن کے مطلق حکم کے مطابق رمضان المبارک کے مقدس مھینے میں شب قدر ھے، اب بعض مسلمانوں کے ذھنوں میں یه سوال پیدا ھوتاھے که پچھلے انبیاء کی امتوں کی عمر یں طویل ھوتی تھیں، اور شاید ان کی عبادت ھماری عبادت سے زیادہ تھی، مثلا: نوح علیه السلام کے پیروکاروں کے عمر ایک ھزار سال سے زیادہ ھوتی تھی، لیکن ھماری عمریں شاید ساٹھ، سترسال سے اوپر نه جائیں ؛ لهذا ھم کتنی ھی عبادت کریں، ھماری عبادت ان کے درجے کو نھیں پھنچے گی۔

لیکن ایسا نھیں ھے، رب العزت نے اپنے فضل وکرم کی بنا پر امت مسلمه کو ایک رات کی عبادت ھزار مھینوں کی عبادت کے برابر عطا فرمائی، اور خاص خوبصورتی کے ساتھ فرمایا: "لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ۬ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ۝۳ " که شب قدر ھزار مھینوں سے بھتر ھے، اگر ھم 1000 کو 12 مھینون سے تقسیم کریں گے تویه 83 سال کے برابر ھے، اگر کوئی شخص ساٹھ"60" کی عمر تک قدر کی راتوں میں عبادت کرے، اور ھم "60" کو "83" سے ضرب دیں تو یه "4980" سال کے برابر ھوجاتاھے، یه ھے شب قدر کی فضیلت اور عبادت۔

شب قدر کی فضیلت اور برتری

یه واضح ھے که خدا کی مخلوقات تخلیق کے اعتبارسے آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت اور فضیلت رکھتی ھیں، اور یه فضیلت اور بھتری جیسے مساجد کی جگھوں کی فضیلت غیر مساجد کی جگھوں پر اور مساجد کے ما بین بھی اور خاص اور عام میں جیسے مسجد الحرام کی فضیلت دوسری مساجد پر، اسی طرح وقت اور زمانه کی فضیلت ایک دوسرے پر جس طرح ماہ رمضان کی فضیلت دوسرے مھینوں پر، یا عرفات کے دن کی فضیلت دوسرے دنوں پر، اسی طرح انسانی تخلیق میں ایک دوسرے پر فضیلت، البته تقوی کے اعتبار سے ، جیسے نبی صلی الله علیه وسلم کی خلقت کی فضیلت دوسرے انسانوں کی تخلیق پر ؛ چنانچہ اسی طرح شب قدر سال کی تمام راتوں پر خاص فضیلت رکھتی ھے ۔

اس رات کی برتری اور فضیلت میں سے ایک فضیلت اس رات میں قرآن کریم کا نزول ھے، "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ۝۱ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ۝۲ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ۝۲ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ‌ۚ ۝ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛ۝۴ سَلٰمٌ ۛ ۝ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۝۵ " اور ایک بارپھر سوره دخان آیت "3" میں فرماتے ھیں: "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ " که ھم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا "۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں: "«من قام ليلة القدر إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه"» (رواه الجماعة إلا ابن ماجه) ترجمه: (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں هو اس کے تمام اگلے گناه بخش دیے جائیں گے) اس رات کی سب سے بڑی فضیلت یه هے که اس ایک رات کی عبادت هزار مهینوں یعنی: تراسی (۸۳) سال سے بهتر هے، اس کے برابر هونے کی کوئی حد مقرر نهیں هے که کتنی بهترهے ، کیا دوبرابر، یا چار برابر، دس برابر یا سو برابر وغیره ان سب کا امکان هیں۔
صحیحین میں حضرت ابو هریره سے نقل کیاگیاهے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جو کوئی قدر کی رات عبادت کے لیے اٹھے اس کے تمام گناه معاف کیے جائیں گے، حضرت ابن عباس رضی الله عنه سے روایت هے که نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: تمام وه فرشتے جو سدرة المنتهی میں سکونت رکھتے هیں شب قدر میں وه سب جبرئیل کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں، کوئی مرد عورت ایسی نهیں هے جن کو وه سلام نه کریں سوائے اس کے جو شراب پیتاهو یا سور کا گوشت کھاتاهو۔
ایک حدیث میں نبی کریم صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں : "جوکوئی بھی شب قدر کے خیراوربرکت سے محروم رها، تو وه مکمل محروم رها" لیکن یه هرکسی کو حاصل نهیں هوگا اور نه هی شب قدر کے اجروثواب اور برکات کے حصول میں ان کا کوئی دخل هوگا، اس لیے آپ ان کے بارے میں نه سوچیں ۔

محترم قارئین:

شرعی نصوص اور قرآن کریم کی آیات کا خلاصہ یہ نکلتاہے کہ "شب قدر" رمضان کے مقدس مهینے کی راتوں میں سے ایک هے، اسی لیے اس آخری عشره کو عبادت میں شرعی هدایات کے مطابق گزارنے کا حکم دیاگیاهے، کیونکه ایک طرف قرآن کهتاهے :"شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ " قرآن کریم رمضان کے مهینے میں نازل هوا، اور دوسری طرف سوره مبارکه کی پهلی آیت : "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ " سے معلوم هوتاهے که شب قدر میں قرآن نازل هوا، لهذا ان دوآیت شریفه کے مجموعه سے واضح هوتاهے که شب قدر رمضان المبارک کےمقدس مهینے میں هے، لیکن یه واضح نهیں هے که رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات هے۔
اس حوالے سے جو روایات موجود هیں ان میں شب قدر کو ان راتوں کے درمیان میں سے شمار کیا گیاهے، پهلی ۱۷ ویں ، 19 ویں ، 21 ویں ، 23 ویں ، 27 ویں ، 29 ویں ، بعض احادیث میں اس بات پر زوردیاگیاهے که

(c) ketabton.com: The Digital Library

شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ھے، اور یه اکیسویں یا ۲۳ ویں راتوں میں سے ایک ھے، بعض روایات میں یه تصریح کی گئی ھے که شب قدر رمضان کے مقدس مهینے کی ۲۳ ویں رات کو ھے، ان میں سے وہ حدیث جو حضرت عائشه رضی الله عنها کی روایت کردہ ہے:" كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024). جب رمضان کا آخری عشرہ آتا، رسول الله صلی الله علیه وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھروالوں کو جگاتے اور عبادت کے لیے کمربستہ ہوجاتے۔

امام احمد اور صحیح مسلم کی روایت میں یه بهی ھے: "كان يجتهد في العشر الأواخر مالا يجتهد في غيرها" رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اتنی زیادہ محنت کرتے تهے که سال کے دیگردنوں میں اتنی نهیں کرتے تهے۔

حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت ھے که: میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا: اگر مجهے معلوم ہوجائے کہ شب قدر کونسی رات ھے تو میں کیا کهوں ؟ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني " (اے الله ! تو سب سے زیادہ بخشنے ولاھے، اور بخشش کو پسند کرتاھے، پس مجهے بخش دے)۔

اس رات کی نمایاں نشانیاں اور علامات

شب قدر کی علامات اورخصوصیات کے بارے میں علمائے کرام نے احادیث نبوی کی بنیاد پر متعدد آراء پیش کی هیں ، جن میں سے چند آراء ذیل میں بیان کی جاتی هیں:

مفسرین لکهتے هیں: که لیلة القدر کی نمایاں نشانیوں میں سے ایک یه ھے که یه نسبتًا پرسکون رات هوتی ھے، اور مؤمن کا دل اس رات میں سکون پاتاھے اور نیک کام کرنے کی خواهش بڑھ جاتی ھے ۔

کهتے هیں: شب قدر کی صبح "سورج" کمزوراور سرخ دکهائی دے گا، جیساکه حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی حدیث میں ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکها لیکن مجهے بهلادیاگیا، شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں سے ایک رات ھے، اور یه ایک معتدل رات ھے، نه گرم ، نه سرد، روشن اور سفید ھے، گویا اس میں چاندپورا چمک رہاہو، اس رات کوشیطان اس وقت تک نهیں نکلتا جب تک صبح طلوع نه هو۔

روایت ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم لوگوں کو شب قدر کی خبردینے کے لیے گهر سے نکلے ، اس دوران انهیں دو آدمی ملے جو آپس میں لڑرهے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تھے تو آپ یه خبربھول گئے، شب قدر کو چھپانے میں حکمت ایسے ھی ھے جیسے موت اور قیامت کے دن کو چھپانے میں ھے، تا که جو شخص عبادت کا پابند ھے، وه اپنی محنت اور جدجھد میں اضافه کردے، سستی اور کوتاھی نه کرے، اور ایک مخصوص رات پر بھروسه نه کرے۔
لیکن به هرصورت مسلمانوں کے لیے بهتر یه ھے که رمضان المبارک کی هر رات کو اس امکان کے ساتھ که یه شب قدر ھے عبادت، تلاوت اور دعاؤں میں گزاریں، اور اپنی دعائیں تین یا چار رات یا پھر طارق راتوں کے ساتھ مختص نه کریں۔

شب قدر میں قرآنی دعائیں

شب قدر میں پڑھی جانے والی سب سے افضل دعاؤں میں سے وه دعا ھے جو پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے بی بی عایشه رضی الله عنها کو سکھائی ھے،جیساکه ترمذی نے حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت کیا ھے اور حدیث کوبھی صحیح قرار دیاھے که انھوں نے کھا: میں نے عرض کیا که اے الله کے رسول! اگر مجھے شب قدر کا علم ھوجائے تو میں کیاکھوں؟ آپ نے فرمایا: " قُولی:اللهمّ إنّك عفوٌ تُحبُّ الْعَفْو فاعْف عَنِی " (کھو: اے الله ! توبخشنے والاھے، معافی اوربخشش کوپسند کرتاھے، پس تومجھے معاف کردے اور بخش دے) قدر کی راتوں میں هرقسم کی دعا مانگ سکتے ھیں، لیکن بهتر یه ھے که جو دعائیں قرآن کریم میں مذکورھیں وه دعائیں پڑھی جائیں، جیسے:
"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا۞ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا۞ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۞ وَاعۡفُ عَنَّا۞ وَاغۡفِرۡ لَنَا۞ وَارۡحَمۡنَا۞ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ" و یا "رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۞ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ" و یا "قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا۞ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ" و یا "رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا" و یا "رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ" و یا "رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ" و یا "رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِـدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۞٤١" یا وه دعائیں پیارے پیغمبر صلی الله علیه وسلم کی احادیث میں مذکور ھیں جیسے:
"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ مِنَ الخَيرِ كُلِّهِ مَا عَلِمتُ مِنهُ وَمَا لَمْ أَعلَمْ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمتُ مِنهُ وَمَا لَمْ أَعلَمْ" و یا "اللَّهُمَّ أَحسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ" و یا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الهُدَى وَالتُّقَى وَالعِفَافَ وَالغِنَى" و یا "اللَّهُمَّ أَغنِنِي بِالعِلمِ وَزَيِّنِّي بِالحِلمِ وَأَكرِمنِي

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِالتَّقْوَى وَ جَمِّلْنِي بِالعَافِيَةِ» و یا «اللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ القُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ" و یا "اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الأَخْلاقِ وَ الأَهْوَاءِ"و یا "اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الاَشْيَاءِ اِلَى وَ اجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الاَشْيَاءِ عِنْدِي وَ اقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلَى لِقَائِكَ وَ اِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ".

فرشتے شب قدر میں کیوں اور کس کے لیے اترتے ھیں

اس رات کی نمایاں خصوصیات میں سے جبریل اور دیگر فرشتوں کا نزول ھے، اس آیت شریفه کے مطابق: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ " ترجمه: " اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ھیں" ، اس کے متعلق که روح سے کون مراد ھے؟ بعض نے کھا: "جبرئیل امین" ھے که جنہیں "روح الامین" بھی کھاگیاھے، اور بعض نے "روح" کی به معنی "وحی" تفسیر کی ھے، سوره "شوری" کی آیت "52" کے مفهوم کے مطابق : "وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا " ترجمه: "اور اسی طرح (اے محمد) ہم نے پنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی"، بعض مفسرین روح کو فرشتوں سے بڑھ کر ایک عظیم مخلوق سمجھتے ھیں۔

قابل ذکر بات یه ھے که: فرشتے کسی خاص شخص پر نھیں اترتے، بلکه شب قدر میں ملائکه زمین پر اترتے ھیں تا که شب بیداری کرنے والوں پر سلام اور رحمت ومغفرت کی دعائیں بھیجیں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کھیں، فرشتوں کا نزول الله کی رحمت اور برکت کا نزول ھے، ھمارے عظیم رب فرماتے ھیں: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ " ترجمه: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ھیں"۔

آسمانون سے زمین کی طرف (هرکام کے لیے) یعنی : وه اگلے سال تک هر اس معاملے اور نظم کے انجام دھی کے لیے اترتے ھیں: جس کا الله تعالی نے حکم دیاھو، جیساکه هم نے ذکرکیا "روح" : جبرئیل علیه السلام ھے، اگرچه لفظ "ملائکه" میں وه بھی شامل ھیں، لیکن ان کی شرف وعزت کی وجه سے انھیں خاص طور پر ذکر کیاگیاھے، پس یه عطف خاص برعام میں سے ھے۔

فرشتوں کے نزول کا ایک فائده یه ھے که وه زمین پر هر قسم کی اطاعت دیکھتے ھیں، جو انھوں نے اهل آسمان میں نھیں دیکھی، اس کے علاوه وه اهل زمین کے گنھگاروں کی فریاد بھی سنتے ھیں جن کی آه وپکار اور فریاد

(c) ketabton.com: The Digital Library

خداتعالی کے نزدیک تسبیح پڑھنے والوں کی تسبیح کے زمزمے سے زیادہ محبوب ھے، تو اس وقت وہ ایک دوسرے سے کھتےھیں: که آئیے ایک ایسی آواز سنیں جو ھمارے رب کو ھماری تسبیح سے زیادہ محبوب ھے ۔

وہ اعمال جو شب قدر میں کرنے چاھیئں

مفسرین ، محدیثن اورعلماء کی اکثریت کی رائے ھے که یه سنت میں سے ھے که روزہ دار رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھیں، نیکی اور ثواب سے لطف اندوز ھوجائیں اور شب قدر حاصل کرسکیں ۔
اور مستحب ھے که آدمی خود کو عبادات جیسے نماز، تلاوت قرآن ، سبحان الله ، الحمدلله ، لاالہ الا الله اور الله اکبر کھنے اور استغفار کرنے، نبی صلی الله علیه وسلم پر درود وسلام پڑھنے، دعاکرنے علمی گفتگو کرنے اس جیسے دیگر اعمال خیر میں مشغول رکھے ۔
اعتکاف کرنے والے کا فضول باتوں اور افعال میں مصروف رہنا مکروہ ھے، جس طرح اس کے لیے یه سوچ کرخاموش رهنا مکروہ ھے که اس کی خاموشی اسے خدا کے قریب کردیتی ھے ۔

رمضان المبارک میں تمام مقدس کتابوں کا نزول

حضرت ابوذر عفاری رضی الله عنه ایک حدیث روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: حضرت ابراھیم کے صحیفے "3" رمضان کو، تورات "6" رمضان کو، انجیل "13" ویں تاریخ کو، اور زبور "18" ویں رمضان کو اتاری گئی ھے، اور قرآن کریم "24" رمضان کو آپ صلی الله علیه وسلم پر نازل کیاگیاھے ۔

فرشتوں کا نزول خاص لوگوں کے لیے ھے

شب قدر میں فرشتے کسی خاص اور معین شخص کے لیےنهیں اترتے، بلکه شب قدر میں ملائکه زمین پر اتر تے ھیں، تاکه شب بیداری کرنے والوں پر سلام بھیجیں اور ان کے لیے رحمت ومغفرت کی دعائیں کریں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کہیں۔
فرشتوں کا نزول خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ھے، جس طرح که قرآن کی تلاوت اور علمی حلقوں کے دوران اترتے ھیں، اور اپنے پر طالب علموں کے لیے پھیلاتے ھیں :"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ "
ترجمه: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےھیں"، اور آسمانو سے زمین کے (هرکام کے لیے) یعنی: وہ اگلے سال تک هر اس معاملے اور نظم کے انجام دھی کے لیے اترتے ھیں ، جس کا الله تعالی نے حکم دیاھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

کون سے انسان فرشتوں سے افضل ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مخلوقات میں سب سے افضل اور سب سے زیادہ عزت والے ہیں، اور آپ کی فضیلت تمام انسانوں، فرشتوں اور جنوں سے زیادہ ہے اس حقیقت میں کوئی شک نہیں ھے، لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کے علاوہ لوگوں کے بارے میں بھی بعض اقوال ہیں:

1 - یہ ھے کہ انسان فرشتوں سے افضل ھے، علماء نے انسانوں کو فرشتوں سے افضل قراردیاھے، ان کا استدلال ھے کہ اللہ تعالی نے فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے کھاکہ فرشتوں پر انسانوں کی فضیلت ھے، فرمایا: "وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ " (سورہ بقرہ: 34) یعنی : (جب ھم نے فرشتوں سے کہا: آدم کے لیےسجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا) .

2 - یہ ھے کہ ملائک انسانوں کی بہ نسبت افضل ھیں، علماء کی ایک تعداد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرتے ھیں کہ آپ نے فرمایا: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ...."(بخاری : 7405)

ترجمہ: خدا تعالی فرماتاھے: "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ھوں، اور میں اس کے ساتھ ھوں، جھاں بھی وہ مجھے یاد کرے، اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتاھے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتاھوں، اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتاھے تو میں اسے اس سے بھتر (فرشتوں کی) مجلس میں یاد کرتاھوں..."

اور افضل ترین گروہ کے درمیان ذاکرین کو یاد کرنے کا مطلب ہے فرشتوں کے گروہ میں یاد کرنا، یہ حدیث بتاتی ھے کہ فرشتے انسانوں سے افضل ھیں۔

3 - تیسرا نظریہ ھے کہ فرشتے انسانوں سے پھلے پیدا کیے گئے ھیں اور نور سے پیدا کیے گیے ھیں اور وہ تکبر اور نافرمانی نھیں کرتے، اور جو حکم ان کو دیا جاتاھے اس کی نافرمانی نھیں کرتے، اور وہ وھی کرتے ھیں جو ان کو حکم دیاجاتاھے، اور وہ شھوت پرست نھیں ھیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز بندے ھیں، اس بنا پر وہ افضل ھیں، لیکن انسان چونکہ خدا کی رضا کے مقام پرھوتے ھیں اور رب کی طرف سے ان کی عزت ھوتی ھے، اور جنت میں ملائک انھیں خوش آمدید کھیں گے، اور انھیں سلام کریں گے، اس لیے انسان فرشتوں سے افضل ھیں (یہ شیخ الاسلام

(c) ketabton.com: The Digital Library

ابن تیمیه کا قول هے).
4 - چوتھا نظریه خاموشی کانظریه هے، یعنی وه کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نهیں دیتے ، (یه شیخ ابن عثیمین کا قول هے) ، کیونکه اس مسئلے (یعنی فرشتے یا انسان کا افضل هونا) یه نه مفید هے اور نه هی ضروری، اور نه هی کسی مسلمان کے لیے فائده مند هے، اس لیے بهترهے که ان مسائل سے پرهیزکیاجائے، کیونکه صحابه کرام رضی الله عنهم اجمعین ایمان اور علم سے متعلق هرکسی سے زیاده حریص تهے، وه کبهی بهی ان بحثوں میں شامل نهیں هوئے اور ایک دوسرے سے نهیں پوچهتے تهے که فرشتے بهترهیں یا انسان؟ جس چیز کے بارے میں صحابه نے خاموشی اختیار کی هے بهتر هے که هم بهی خاموشی اختیارکریں، کیونکه ایک شرعی اصول موجود هے جس پر توجه کرنی چاهیے اور وه یه هے که :"دین کے جس معاملے میں صحابه کرام نے خاموشی اختیار کی هے، جان لیں کی اس چیز میں پڑنا، ایک لایعنی اور فضول معامله سمجها جاتاهے اس کی کوئی ضرورت نهیں هے".
کیونکه جوچیزهمارے لیے ضروری هے وه کلام الله یاسنت رسول یاصحابه کرام سے لی جائے، اور اگر کسی دینی مسئله میں ان تین طریقوں میں سے کسی ایک میں بهی نه ملے، پس معلوم هونا چاهیے که وه چیز دین کا حصه نهیں اس لیے اس میں مشغول هوجانا غیرضروری هے، (دیکهیں: شرح العقیده السفارینیة ؛ علامه ابن عثیمین صفحه : 605)معلوم هوتاهے که انسان اور فرشتوں میں افضلیت کا حکم لگانا غیر ضروری امر هے اس بارے میں جاننے کی ضرورت نهیں هے، اس سے اجتناب هی بهترهے، اور هم یهی کهیں گے کہ: خدا هی بهتر جانتاهے ، والسلام.

کیا واقعی شیطان فرشتوں کا استاد تها؟

رهی بات که کیا واقعی ابلیس فرشتوں یعنی ملائک کا استاد تها، شریعت کتاب وسنت صحیحه میں اس بارے میں کوئی دلیل موجود نهیں هے، اس لیے بغیر دلیل کے اس طرح دعوی نهیں کیا جاسکتا، جوبهی ایسا کهے اس کے پاس کتاب وسنت سے دلیل هوناچاهیے، ورنہ بغیر علم کے ایسی بات نه کرے، کیونکه رب تعالی فرماتاهے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُو۟لَـٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ۝٣٦ " (سوره اسراء) ترجمه: یعنی : اور جس چیز کو تم نهیں جانتے هواس کی پیروی نه کرو" الله تعالی بندے کو ایسی بات کهنے یا عمل کرنے سے منع فرماتاهے جس کا اسے علم نه هو، اور اس معنی میں جهوٹی گواهی دینا، جهوٹ بولنا، بہتان لگانا اور دوسروں کو طعنے دینا، لوگوں میں عیب تلاش کرنا، علمی حقائق کو بدلنا، جعلی چیزیں اور دیگر فراڈ اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

اندازے پر مبنی فریب اور اعمال ھیں: "کیونکه کان، آنکھ اوردل سب سے سوال کیاجائے گا" یعنی: ان کے مالک سے پوچھا جائے گا که اس نے ان حواس کو کس طرح استعمال کیا؟ کیونکه انسانی حواس ایسے آلات اور اوزار ھیں ؛ که اگر وہ ان کو بھلائی کے لیے استعمال کرتاھے تو وہ اجر کا مستحق ھے، اور اگر انہیں برائی کے لیے استعمال کرتاھے تو وہ سزا کا مستحق، ایک قول کے مطابق : قیامت میں خدا تعالی ان اعضاء کو بولنے کی صلاحیت دے گا جب ان سے سوال کیاجائے گا اور وہ ان کے مالکوں کے کاموں کے بارے میں بتائینگے ، جیسا که آیات اور احادیث اس حقیقت کو ثابت کرتی ھیں۔

بعض علماء نے جویه کهاھے وہ یه ھے که ابلیس خدا کے مقرب فرشتوں میں سے تھا، یعنی اگرچه وہ فرشته نهیں تھا اورجن کی نسل سے تھا، لیکن وہ مقرب فرشتوں میں شامل تھا، الله تعالی قرآن کریم میں فرماتے ھیں: "اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۱○ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۲○ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۳○ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۴○ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۵○ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۶○ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۷○ " ترجمه: "جب تیرے رب نے فرشتوں سے کها که بیشک میں تھوڑے سی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ھوں ،تو جب میں اسے پورا بناچکوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ کرتے ھوئےگرجاؤ ، پس تمام فرشتوں، سب کے سب نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے ، اس نے تکبر کیا اور کافروں سے ھوگیا، فرمایا اے ابلیس ! تجھے کس چیز نے روکا که تو اس کے لیے سجدہ کرے، جسے میں نے اپنے ھاتھوں سے بنایا؟ کیا تو بڑا بن گیا، یاتھا ھی اونچے لوگوں میں سے؟ ،اس نے کها میں اس سے بهترھوں ، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تو نے اسے مٹی سے پیدا کیا، فرمایا پھر اس سے نکل جاؤ ، کیونکه بلاشبه تو مردود ھے" ۔

چنانچه ایک قول کے مطابق : ابلیس کو مقرب فرشتوں میں سے نکال دیاگیا اوربعد میں اسے جنت سے بھی نکال دیاگیا، جیساکه علامه سعدی نے اپنی تفسیر میں لکھاھے: "فَاخْرُجْ مِنْهَا " خدا نے ابلیس سے کها: آسمان اور قیمتی جگه سے باھرنکلو، "فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ " کیونکه تو مردود اور خدا کی رحمت سے دور دھکیل دیاگیاھے، اور فرماتاھے: "وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ

(c) ketabton.com: The Digital Library

اِبْلِیْسَؕ۝ كَانَ مِنَ الْجِنِّ" (سوره کهف : 50) "یعنی : یاد کرو جب هم نے فرشتوں سے کہا: "آدم کو سجده کرو" توسب نے سجده کیا مگرابلیس وه جنات میں سے تھا"۔
اس آیت سے بھی سمجھا جاسکتاھے که ابلیس فرشتوں میں شامل تھا، لیکن پھر بھی قرآنی نصوص میں یه نهیں بتایاگیا که ابلیس فرشتوں کا استاد تھا؛ لهذا هم اس جھوٹے دعوے کو مسترد کرتے هیں، اور ان تمام مسلمانوں سے جو کتاب وسنت کے تابع هیں، کهتے هیں که وه بغیر دلیل والے عقائد سے دوری اختیار کریں اور ان سےبچیں۔

فرشتوں اور جنوں میں فرق

فرشتوں اور جنوں میں متعدد اور بهت سے فرق هیں، جن میں سے کچھ درج ذیل هیں:

1 - ۱- جنات کو جلتی هوئی آگ سے اور فرشتوں کو نور سے پیدا کیاگیاهے۔
2 - فرشتے مطیع بندے، فرمانبردار ، خدا کے مقرب اور قابل احترام هیں، جیساکه خدا کا فرمان هے : "بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ * لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ " (الانبیاء : 26- 27) "بلکه وه بندے هیں جنهیں عزت دی گئی هے (26) وه بات کرنے میں اس سے پهل نهیں کرتے اور وه اس کے حکم پر عمل کرتے هیں"، اور فرماتاهے : "لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ" (تحریم: 6) "وه خدا کی نا فرمانی نهیں کرتے جس کا وه انهیں حکم دے وه کرتے هیں جو حکم دیے جاتے هیں"

البته جنات میں سے بعض مؤمن هیں اور بعض کافر، جیساکه رب تعالی ان کے متعلق قرآن میں خبر دیتاهے: "وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَؕ۝ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا۝۱۴ " (سوره جن: 14) "هم میں سے کچھ فرمانبردار هیں اور هم میں سے کچھ ظالم هیں"۔
ان میں سے بعض مطیع اور فرمانبردار هیں اور بعض گنهگاربھی، اس بارے میں خدا تعالی فرماتے هیں: "وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَؕ۝ " (سوره جن:11) "هم میں سے کچھ صالح ہیں اور کچھ اس کے علاوه هیں " (یعنی:نافرمان اور بے دین) اور بھی بهت سی آیات اس بارے میں آئی هیں ۔

ان فرشتوں کے نام جو عرش الٰهی کو اٹھانے کے ذمه دار هیں

ایسے فرشتے هیں جو عرش کو اٹھائے هوئے هیں: "اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ

(c) ketabton.com: The Digital Library

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۞ " (سوره غافر: 7) "وه فرشتے جوعرش کو اٹھائے هوئے هیں اور وه جو اس کے اردگرد هیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے هیں اور اس پر ایمان رکھتے هیں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے هیں جو ایمان لائے هیں" ۔

اور فرماتا هے: "وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ۞ " (سوره حاقه: 17) "اور تیرے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے هوئے هوں گے" ، کچھ علماء کہتے ہیں: جو عرش کے ارد گرد هیں وه مقرب فرشتے هیں، چونکه وه عرش کو اٹھائے هوئے هیں اس لیے وه افضل ترین فرشتوں میں سے هیں(تفسیر ابن کثیر: 120/7) لیکن ان فرشتوں کے نام کتاب وسنت میں ذکر نهیں هوئے هیں ، اور اکثر " عرش اٹھانے والے" فرشتوں کے نام سے مشهور هیں؛ لهذا هم بهی اس اصطلاح پر اکتفا کرتے هیں، فرشتے ان غیبی مخلوقات میں سے هیں جنهیں الله تعالی نے پیداکیا هے، اور خدانے انهیں فرمانبردار اور مطیع بنایاهے، اور ان میں سے هر ایک کے الگ الگ فرائض هیں جن کو انجام دینے کے لیے خدا نے انهیں خاص طور پر بنایاهے۔

البته بعض فرشتوں کے نام کتاب وسنت میں آئے هیں مثلاً

جبرئیل: وحی کا ذمه دار ، اسرافیل: صور پهونکنے کا ذمه دار، اور عرش اٹھانے والوں میں سے ایک۔

میکائیل: بارش اور نباتات کے ذمه دار، مالک ، هاروت و ماروت، رضوان، منکرونکیر، اور دوسرے جن کے نام نصوص میں بیان هوئے هیں، اور اسی طرح نصوص میں جن کی صفات بیان ہوتی ہیں: جیسے رقیب و عتید (نگهبان اور دیکھ بھال کرنے والا) یا وه فرائض کے ذریعے سے پهچانے جاتے هیں: جیسے ملک الموت (موت کے فرشتے) وملک الجبال (پهاڑوں کے فرشتے) یا نصوص میں عام طور پر جن کے فرائض کے بارے میں ذکر کیا گیاهے، جیسے: حملة العرش (عرش کو اٹھانے والے) اور الكرام الكاتبين(معززلکهنے والے) والموكلين بحفظ الخلق (مخلوق کی حفاظت کے ذمه دار) الموكلين بحفظ الأجنة والأرحام (رحم کے اندر نطفے کا ذمه دار) طوائف البیت المعمور (بیت المعمور کے طواف کے ذمه دار فرشتے) ملائكة السياحين (زمین میں گھومنے والے فرشتے) اور دوسرے فرشتے جن کے بارے الله اور اس کے رسول نے خبردی هے، اور ان تمام فرشتوں پر هم ایمان لاتے ہیں جن کے نام اور ان کی صفات اور فرائض احادیث میں ذکر کیے گیے هیں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیا فرشتے مجسم هیں

رب کے اس بیان کی بنیاد پر، هم کهه سکتے هیں که هاں، فرشتے جسمانی مخلوق هیں: " جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ " (فرشتوں کو پیغمبروں کی طرف بهیجا گیاهے، وه فرشتے جو پروالے هیں)

هرانسان کے ساتھ دوفرشتے هیں

هرایک انسان پر دوفرشتے مقرر هیں، ایک دائیں جانب که اس کی حسنات اور نیکیاں لکهتاهے، اور دوسرا بائیں جانب جو اس کی برائیاں لکهتاهے، جیساکه رب تعالی فرماتاهے: "إذيتلقى المتلقيان عن اليمين وعن الشمال قعيد ما يلفظ من قول إلاَّ لديه رقيب عتيد" (سوره ق: 17 - 18) "جب (اس کا هر قول وفعل) دولینے والے لیتے هیں، جو دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے هیں (17) وه کوئی بهی بات نهیں بولتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران هوتاهے، جو لفظ ان کے منه سے نکلتاهے خیراور شرمیں سے اسے لکھ لیتے هیں اور نگران ومحافظ هیں اس کی هرحالت کے" یه فرشتے چاهے سفرهو یا حضر انسان کے ساتھ هوتے هیں، اور هرحالت میں، نمازمیں، سجدے میں اس کے ساتھ هیں اس کو اکیلانهیں چهوڑتے، مگر بعض خاص حالات میں ، جیسے: رفع حاجت کے وقت، وه اس کی باتیں اور اعمال لکهتے هیں۔

صحیح حدیث میں هے که فرشتے انسان کے اراده اور نیت، اور جوکچھ اس کے دل میں هے اور دل میں کهتاهے، اور جو نیت اور اراده کرتاهے که وه ایسا کرے گا فرشتے اسے لکهتے هیں، اس لیے انسان اگر اچهی نیت کرلے تو اسے ثواب ملتاهے، اور بُری نیت پر سزا پاتاهے، کیونکه نیت دل کا عمل هے، فرشتے سن بلوغت سے انسان کے ساتھ مقررهوتے هیں یهاں تک که انسان اس دنیاسے چلاجائے یه فرشتے دنیا میں اس کی نیت، اعمال اور باتیں جو یه کہتاهے یا کرتاهے لکھ لیتے هیں۔

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library